السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پانی موجود ہونے کے باوجود پتھروں سے استنجاء کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کی اکثر عادت یہی تھی۔ اور جو آپ کی سنت اور صحابہ کی سنت سے روگردانی کرتا ہے تو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ گزشتہ سوالوں کے جواب میں دلائل گزر چکے ہیں مراجعہ کر ہاں بلا کراہت جائز ہے بلکہ نبی ﷺ اور صحابہ لیں۔

سے۔ پانی اور پتھروں کا جمع کرنا کسی صریح حدیث میں آپ سے ثابت نہیں اور نہ ہی صحابہ

اسی لیے صاحب السنن المبتدعات نے (ص: 21) میں کہا ہے: پتھروں کے ساتھ استنجاء نبی ﷺ کے فعل سے ثابت ہے جس طرح کہ پانی کے ساتھ استنجاء ثابت ہے۔

سے رویت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو مجھے تین پتھر لانے کا کہا مجھے دو پتھر ملے تیسرا پتھر تلاش کے باوجود نہیں ملا۔ تو میں ساتھ لید اٹھا کر لے آیا آپ ﷺ نے صحیح بخاری میں ابن مسعود پتھر لے لیے اور لید پھینک دی۔ اور فرمایا یہ پلید ہے؛ احمد اور دار قطنی نے یہ اضافہ کیا ہے اس کے علاوہ کوئی اور لا

اور بخاری میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا؛ ''جو ڈھیلے استعمال کرتا ہے تو طاق استعمال کرے۔

سے وروایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوٹا پیشاب کوتے ہوئے قبلہ رخ ہونے سے منع فرمایا ہے اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے اور تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا اور صحیح مسلم میں سلمان ہے اور ہڈی و لید سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ تو ڈھیلے استعمال کونا صحاح وسنن مسند احمد و موطا وغیرہ میں ثابت ہے۔ نیز اقوال ائمہ سے اور اہل اسلام کے تمام طائفوں سے ثابت ہے۔ امام ترمذی وغیرہ کہتے ہیں'' حدیث سلمان صحیح ہے اور یہ صحابہ اوران کے بعد اکثر اہل علم کا قول ہے کہ پتھروں سے استنجاء کفایت کرتا ہے اگرچہ اس کے بعد پانی سے استنجاء نہ کیا جائے جبکہ پیشاب پاخانے کے نشانات صاف ہوجائیں۔ یہ سمجھ لینے کے بعد جاننا چاہیے کہ پانی کے باوجود پتھروں سے استنجاء کرنے کی نماز کو باطل کہنا بدعت اور جہالت ہے۔ اور یہ باطل عقیدہ بہت سے علماء میں سرایت کر گیا ہے جسے دور کرنا ضروری ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ ڈھیلوں سے استنجاء تو پانی نہ ہونے کی صورت میں کیا جائے اس سے توبہ کرانی چاہیے اگر توبہ نہ کرے تو تعزیر دینی چاہیے۔

امام مالک سے نبی ﷺ کا پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا انکار منقول ہے جبکہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے ہوتا ہے تو امام مالک کے انکار پر کان نہ دھرا جائے۔

بعض وسویہ کے شکار برائے نام متعلمین نے نہایت تنگی کا مظاہرہ کیا ہے جو کہتے ہیں کہ اگ نمازی کے پاس نماز پڑھنے والے پر ہاتھ رکھدے جس نے ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کیا ہو تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔ کیونکہ اس کے زعم فاسد کے مطابق اس نے نجاست والے شخص پر ہاتھ رکھ دیا ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے قول فعل کے خلاف ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص306

محدث فتویٰ